بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقروض کا قرض خواہ کے مکان کا کرایہ ادا کرنا سود ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید کرائے کے مکان میں رہتا ہے، بکر زید سے قرض کا مطالبہ کرتا ہے تو زید بکر کو اس شرط پر قرض دینے کو تیار ہے کہ جب تک آپ میرا قرض مجھے نہیں لوٹاؤ گے، اُس وقت تک میرے مکان کا کرایہ آپ دیتے رہو گے؟ کیا اس شرط پر زید کا بکر کو قرض دینا شرعاً جائز ہے؟

جواب

احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں ہر وہ قرض جس پر مشروط نفع حاصل ہو، سود ہے، لہٰذا پوچھی گئی صورت میں زید و بکر کے مابین ہونے والا یہ معاملہ خالصتاً سودی معاملہ ہے، فریقین پر لازم ہے کہ وہ ہرگز یہ سودی معاملہ نہ کریں کہ اسلام میں سود کا لین دین کرنا سخت ناجائز و حرام ہے۔

سود کی مذمت کے متعلق مسلم شریف کی حدیث پاک میں ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ اسے روایت فرماتے ہیں:

”لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آکل الربا، ومؤکلہ“

ترجمہ: ”اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سود کھانے والے اور سود کھلانے والے پر لعنت فرمائی۔“ (صحیح مسلم، کتاب البیوع، ج03، ص1219، حدیث: 1598، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

جس قرض پر مشروط نفع حاصل ہو وہ سود ہے۔ جیسا کہ مصنف ابن ابی شیبہ اور کنزالعمال وغیرہ کتبِ احادیث میں یہ حدیثِ مبارک مروی ہے:

”والنظم للاول“ کل قرض جر منفعۃ فھو ربا“

یعنی ہر وہ قرض جو نفع لائے وہ سود ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب البیوع، من کرہ کل قرض جر منفعۃ، ج04، ص327، مکتبۃ الرشد)(کنزالعمال، ج16، ص238، مطبوعہ بیروت)

قرض پر مشروط نفع لینا سود اور حرام ہونے سے متعلق بدائع الصنائع میں ہے:

”وأما الذي يرجع إلى نفس القرض: فهو أن لا يكون فيه جر منفعة، فإن كان لم يجز، نحو ما إذا ۔۔۔۔ أقرضه وشرط شرطا له فيه منفعة؛ لما روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه نهى عن قرض جر نفعا“

ترجمہ: ”بہر حال وہ شرائط جو نفس قرض کی طرف لوٹتی ہیں وہ یہ ہیں کہ اُس قرض میں ایسی کوئی شرط نہ ہو جو نفع کھینچ کر لائے، اگر قرض کوئی نفع کھینچ لائے تو یہ جائز نہ ہوگا۔ جیسا کہ کسی شخص نے قرض دیا اور اس میں ایسی شرط رکھی کہ جس میں اس کی منفعت تھی، اس کے ناجائز ہونے کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے ہر ایسے قرض سے منع فرمایا جس سے نفع حاصل

ہو۔"(بدائع الصنائع، کتاب القرض، ج10، ص656، دار الحدیث، ملتقطاً)

فتاوی شامی میں ہے:

"(کل قرض جرّ نفعا حرام) أي إذا كان مشروطًا"

ترجمہ: "ہر وہ قرض جو نفع کھینچے حرام ہے یعنی جبکہ نفع قرض میں مشروط ہو۔"(رد المحتار علی الدر المختار، ج05، ص166، دار الفکر، بیروت)

دس روپے کا نوٹ قرض دے کر بارہ روپے نقد ادا کرنے سے متعلق سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سے سوال ہوا، تو اس کے جواب میں آپ علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں: "اگر قرض دینے میں یہ شرط ہوئی تھی تو بے شک سود و حرامِ قطعی وگناہِ کبیرہ ہے۔ ایسا قرض دینے والا ملعون اور لینے والا بھی اسی کے مثل ملعون ہے اگر بے ضرورت شرعیہ قرض لیا ہو۔"(فتاوی رضویہ، ج17، ص278، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

دوسرے مقام پر سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: "اگر یہ روپے زید نے بکر کو قرض دیئے تھے اور شرط یہ کی کہ آیندہ فصل میں فی روپیہ بیس سیر گیہوں لیں گے تو یہ ناجائز اور حرام ہے۔"(فتاوی رضویہ، ج17، ص578، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: NOR-13757

تاریخ اجراء: 26 رمضان المبارک 1446ھ/27 مارچ 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

دار الافتاء اھلسنت
DARUL IFTA AHLESUNNAT

www.fatwaqa.com | daruliftaahlesunnat | DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat | feedback@daruliftaahlesunnat.net